بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۹ وفا ۱۳۴۳ ہش / ۲۷ صفر ۱۳۸۴ھ / ۹ جولائی ۱۹۶۴ء	نمبر ۱۵۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۸ جولائی بوقت ۷ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ کل حضور نے ایک دوست کو شرف زیارت بخشا جو امریکہ ڈاکٹری کی مزید تعلیم کے لئے جا رہے تھے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اصلاح نہایت درجہ وسیع اور عام تھی

یہ مرتبہ اصلاح کا کسی گزشتہ نبی کو نصیب نہیں ہوا۔ یہ وہ امر ہے جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا

(۱) "ہمارے سید و مولےٰ کی اصلاح نہایت وسیع اور عام اور مسلم الطوائف تھی اور یہ مرتبہ اصلاح کا کسی گزشتہ نبی کو نصیب نہیں ہوا۔ اور اگر کوئی عرب کی تاریخ کو آگے رکھ کر سوچے تو اسے معلوم ہوگا کہ اس وقت کے بت پرست اور عیسائی اور یہودی کیسے متعصب تھے اور کیونکر ان کی اصلاح کی صدہا سال سے نومیدی ہو چکی تھی۔ پھر نظر اٹھا کر دیکھئے کہ قرآنی تعلیم نے جو ان کے بالکل مخالف تھی کیسی نمایاں تاثیریں دکھلائیں اور کیسے ہر ایک بد اعتقادی اور ہر یک بدکاری کا استیصال کیا۔ شراب کو جو ام الخبائث ہے دور کیا۔ قمار بازی کی رسم کو موقوف کیا۔ دختر کشی کا استیصال کیا اور جو انسانی رحم اور عدل اور پاکیزگی کے برخلاف عادات تھیں سب کی اصلاح کی۔ ہاں مجرموں نے اپنے جرموں کی سزائیں بھی پائیں جن کے پانے کے وہ سزاوار تھے۔ پس اصلاح کا امر ایسا نہیں ہے جس سے کوئی انکار کر سکے۔"

(نور القرآن صفحہ ۲۸ حاشیہ)

(۲) "جو اصلاح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوئی۔ ایسی پہلے کبھی کسی نے نہ دیکھی تھی۔ آنحضرت کے قریب ہی حضرت عیسےٰؑ کا وقت تھا جنہوں نے بارہ آدمی تیار کئے تھے۔ ان میں سے بھی ایک نے پکڑوا دیا اور ایک نے آخری وقت میں منہ پر مخالفت کی اور باقی سب بھاگ گئے۔ ان کے بالمقابل صحابہؓ کو دیکھو کہ انہوں نے اپنی گردنیں نبیؐ کی خاطر بھیڑ بکریوں کی طرح خوشی سے کٹوا دیں۔" (بدر ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء)

(۳) "اس رحیم و کریم خدا کا ہزار ہزار شکر ہے جس نے قرآن مجید جیسی پاک کتاب بھیجکر اور جناب خاتم الانبیاء سید الاولین والآخرین کو دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرما کر وحشی انسانوں کو پھر نئے سرے سے انسانیت سکھلائی اور کروڑہا دلوں کو ایمان اور عمل صالح سے منور کیا۔"

(آریہ دھرم صفحہ ۱)

سندھی جاننے والے واقفین کی ضرورت

سابق صوبہ سندھ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کئی دیہاتی جماعتوں کی طرف سے زمین وقف ہے۔ ان کا حق ہے کہ انہیں معلم مہیا کیا جائے۔ مگر افسوس ہے کہ سندھی جاننے والے معلمین کی کمی کی وجہ سے باوجود ان کے استحقاق کے معلم مہیا نہیں کیا جا سکا۔ سندھی جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ جلد از جلد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایسے وقف کرنے والے احباب کے نام پیش کریں۔ جو دیہاتی ماحول میں تربیت اور ارشاد کا کام احسن طور پر کر سکیں

(مرزا طاہر احمد ناظم ارشاد وقف جدید)

ایک بیہر سالانہ نقصان! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ وہ دوست جو وقف جدید کا وعدہ کر کے پھر ادا نہیں کرتے بجائے سلسلہ کو فائدہ پہنچانے کے اسیر بوجھ بن جاتے ہیں۔ ہر ایسے نادہندہ پر وقف جدید کا تقریباً ایک روپیہ سالانہ خرچ آتا ہے (ناظم ارشاد)

مسجد مبارک میں درس القرآن

ربوہ ۸ جولائی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ نے گزشتہ دنوں مسجد مبارک میں درس القرآن کا جو سلسلہ شروع کیا تھا وہ بفضلہ تعالیٰ باقاعدگی سے جاری ہے۔ آپ ہر بدھ اور ہر اتوار کو درس دیتے ہیں۔ درس ٹھیک پونے سات بجے شام کو شروع ہو کر مغرب تک جاری رہتا ہے۔ آج ۸ جولائی بروز بدھ بھی آپ شام کو حسب معمول درس دیں گے انشاء اللہ تعالیٰ

احباب جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر قرآنی علوم و معارف سے مستفیض ہوں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ ر جولائی ۶۴ء

ایک غلط فہمی

ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور جو اہل حدیث کا مشہور و معروف ترجمان ہے "مرزائی قادیانی اور ان کے "صحابہ" کے زیر عنوان ایک ادارتی نوٹ میں رقمطراز ہے "اصطلاح شریعت میں — "صحابہ" — کا لفظ صرف ان بزرگوں کے ساتھ مخصوص ہے جو براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفقاء اور تربیت یافتہ تھے۔ ان کے سوا کسی دوسرے شخص کو خواہ وہ کتنا ہی نیک اور متقی و پرہیز گار ہو صحابی کے لفظ سے نہیں پکارا جائے گا ۔۔۔۔۔ گذارش کا مطلب یہ ہے کہ صحابہ کرام کے زمانہ کے بعد کے دو زمانے جو کہ صحابہ کے شاگردوں اور شاگردوں کے شاگردوں پر مشتمل تھے۔ آنحضرت صلعم کے ارشاد گرامی کی رو سے بہترین زمانے تھے لیکن اس زمانہ کے بزرگوں کو بھی — "صحابہ" — نہیں کہا گیا بلکہ تابعین اور ۔۔ تبع تابعین کہا گیا ہے۔

مگر تعجب ہے کہ مرزائی حضرات مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھیوں کو "صحابہ" قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ لوگ ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے جو خیرالقرون کے تیرہ سو سال بعد آتا ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق فتنوں کا زمانہ ہے۔"

(الاعتصام ۲۶/۶/۶۴ ص۴)

اگر شریعت کا سوال ہے تو الاعتصام کے مدیر محترم سے پہلا سوال یہ ہے کہ "احمدیوں" کو بالالتزام مرزائی اور قادیانی کہنا شریعت کا کونسا مسئلہ ہے۔ کیا آپ نے قرآن کریم میں نہیں پڑھا کہ

"تنابزوا بالالقاب" گناہ ہے

اگر قرآن کریم کا حکم شریعت نہیں تو پھر آپ کس چیز کو شریعت کہیں گے اس لئے مدیر محترم سے ہماری استدعا ہے کہ اے طبیب پہلے اپنا علاج کر۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر شریعت ہی کا سوال ہے تو کیا آپ قرآن و سنت کے حوالہ سے ثابت کر سکتے ہیں کہ صحابہ کا لفظ کسی دوسرے شخص کے ساتھیوں کے ساتھ استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ یہ درست ہے کہ صرف صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کہا جاتا ہے تو اس سے مراد سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کے رفیق اور تربیت یافتہ ہوتے ہیں اور احمدی بھی جب اس طرح صحابہ کرام کا ذکر کرتے ہیں تو اسی معنی میں کرتے ہیں لیکن جب صحابہ مسیح موعود علیہ السلام کہا جائے تو اس سے مراد مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھی ہوتے ہیں اور نہ شریعت اور نہ لغت اس کے مانع ہے۔ اگر ہے تو دلیل پیش کیجئے۔ ہر شخص کے ساتھیوں کو اس کے صحابہ کہا جا سکتا ہے تو اگر ہم مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھیوں کو آپ کے صحابہ کہتے ہیں تو اس میں کیا برائی ہے اور شریعت کی کونسی شق پر اس سے زد پڑتی ہے۔

اگر مدیر الاعتصام ان پڑھ ہوتے تو ہم کہہ سکتے تھے کہ آپ نے لاعلمی سے ایسا کہہ دیا ہے۔ مگر آپ تو ماشاء اللہ بڑے عالم فاضل ہیں حیرت ہے کہ آپ ایسا کلام کر رہے ہیں۔ کیا اس کا مطلب صرف یہ نہیں ہے کہ ان پڑھ عوام کو احمدیوں کے خلاف اشتعال دلایا جائے؟ یہاں ایک بات اور بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ شیعہ اکثر ان لوگوں کو جن کو ہم اور آپ صحابہ کرام رضی کہتے ہیں صحابہ کرام تو بڑی چیز ہے معمولی مسلمان بھی نہیں کہتے۔ ان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔ اس کے برخلاف تمام صحابہ کرام رضی کے متعلق ہمارا عقیدہ تو اہل حدیث اور احناف کے عقیدے سے بالکل متفق ہے۔ ہم کسی شخص کو محض اس کی بزرگی کی وجہ سے صحابہ نہیں کہتے بلکہ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے جب صحابہ کرام رضی کہتے ہیں تو ہماری مراد سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صحابہ ہی مراد ہوتے ہیں جنہوں نے آپ کی رفاقت اور تربیت حاصل کی۔ اسی اسوہ حسنہ کے تتبع میں ہم ان لوگوں کو جنہوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رفاقت اور تربیت حاصل کی صحابہ مسیح موعود علیہ السلام کہتے ہیں۔ خدا جانے آپ جیسے عالم فاضل کو اس پر کیوں اعتراض ہے۔

پھر الاعتصام کے مدیر محترم فرماتے ہیں:۔

"دعائیہ کلمہ "رضی اللہ عنہ" بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے لئے مخصوص ہے اور قرآن حکیم نے اسی مقدس گروہ کے لئے استعمال فرمایا ہے۔

رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ

لیکن مرزائی حضرات یہ دعائیہ کلمہ بھی مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھیوں پر بے جھجک استعمال کرتے ہیں۔" (ایضاً)

آہ۔ کتنی حیرت ہے کہ ان لوگوں نے نبوت کی بندش کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی رضا پر بھی تالے ڈال دئے ہیں گویا ان لوگوں کے نزدیک امتی نبی تو خیر بڑی چیز ہے اب کوئی ایسا انسان بھی پیدا نہیں ہو سکتا جس سے اللہ تعالےٰ راضی ہوا ور جو اللہ تعالےٰ سے راضی ہو ہمیں ڈر ہے کہ یہ لوگ بڑھتے بڑھتے یہاں تک نہ چلے جائیں کہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کا حکم تو صرف صحابہ کرام رضی کے لئے ہے کوئی دوسرا ان کو ادا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مخاطب تو صحابہ کرام رضی ہی تھے۔

آخر میں الاعتصام کے مدیر محترم لکھتے ہیں:۔

"مرزا غلام احمد قادیانی کے بارہ میں ہماری پوزیشن بالکل واضح ہے ہمارے نزدیک تو نہ وہ مجدد تھے نہ نبی تھے اور نہ امتی نبی۔ — لیکن ہم قادیانی حضرات سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ آپ کی پوزیشن اس معاملہ میں کیا ہے؟ عام طور پر انہیں "امتی نبی" کہا کرتے ہیں اگر وہ امتی تھے تو ان کے ساتھیوں کو صحابی کس بناء پر کہا جائے گا جبکہ آنحضرت کے رفقاء عظام کے سوا کسی دوسرے کے لئے یہ لفظ استعمال نہیں کیا جا سکتا حتیٰ کہ آنحضرت کے صحابہ کے شاگرد اور ان کے شاگرد بھی اس لفظ کے استعمال کا استحقاق نہیں رکھتے حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے زمانہ کو بہترین زمانہ (خیرالقرون) قرار دیا ہے اور اگر مرزا صاحب امتی نبی نہیں تھے بلکہ مستقل نبی تھے تو مرزائیوں کا کوئی تعلق مسلمانوں سے نہ رہا۔ یہ ایک مستقل نبی کی ایک مستقل امت ٹھہریں گے۔ اس صورت میں یہ دائرۂ اسلام سے خارج قرار پائیں گے کیونکہ پیغمبر اسلام کے بعد تو کوئی نبی اللہ کی طرف سے آ ہی نہیں سکتا۔ آپ خاتم النبیین تھے آنحضرتؐ کے بعد جو نبی آئے گا وہ اسلام اور مسلمانوں کا نبی نہیں ہوگا۔ جب وہ اسلام اور مسلمانوں کا نبی نہ ہوا تو اس کو ماننے والوں کا تعلق بھی اسلام اور مسلمانوں سے نہ رہا۔"

(ایضاً)

اللہ کا شکر ہے کہ مدیر محترم کی سمجھ میں اتنی بات آگئی ہے کہ اگر مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ "امتی نبی" کا ہو تو وہ کوئی الگ امت نہیں بناتے بلکہ امتِ محمدیہ کے ہی ایک فرد رہتے ہیں۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ امتی نبوت کا ہی ہے اور یہ دعوےٰ ختم نبوت کی مہر کو نہیں توڑتا اس لئے ان کا دوسرا مفروضہ خود بخود گر جاتا ہے۔ الحمد للہ۔

(باقی ص۳ پر)

اس آفتاب سے ہم نے مہِ تمام لیا

شمارِ سبحہ کا یوں میکدے میں کام لیا
کہ جام جام پہ میں نے خدا کا نام لیا

لگا تھا عرش کا کنگرہ گرانے واعظِ شہر
خدا کا شکر مسیحِ زماں نے تھام لیا

شرابِ عشقِ محمدؐ نے جو لنڈھائی ہے
اسی شراب سے ہم نے بھی ایک جام لیا

طلوعِ غارِ حرا سے جو آفتاب ہؤا
اس آفتاب سے ہم نے مہِ تمام لیا

مَیں وہ شکار ہوں تنویرؔ جس نے آخرکار
شکار ہو کے شکاری کو زیرِ دام لیا

مسئلہ تثلیث — موجودہ مسیحیت کی رگِ حیات

مکرم سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

قسط نمبر ۳

فلسطینی زندگی کا حال

فلسطینی زندگی تو غربت، مسکنت اور ناکامی کی زندگی تھی۔ اگر جناب مسیح کی زندگی اتنی ہی تھی پھر تو وہ حسرت و ناکامی کا ایک مرقع تھے۔ اور ذلت و مظلومی کی ایک تصویر۔ حالانکہ قرآن کریم ان کو دونوں جہانوں میں وجیہہ و باعزت قرار دیتا ہے۔ اور ایک ایسی سطح مرتفع کا مالک قرار دیتا ہے۔ جو آبادی کے لائق نہروں اور چشموں والا علاقہ ہے۔

پھر سورۂ مریم کی آیت

وجعلنی نبیاء وجعلنی مبارکاً اینما کنت

سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے مبارک ایام کا آغاز دورِ نبوت کے ساتھ ہی شروع ہونے والا تھا۔ یوں تو اجر و ثواب کے اعتبار سے آپ کی زندگی کا کوئی لمحہ نامبارک نہیں۔ لیکن یہ ہم ضرور کہیں گے کہ یروشلم کی زندگی آپ کے لئے غیر مبارک ثابت ہوئی۔ وہیں آپ کو تختۂ صلیب پر لٹکایا گیا۔ اور وہیں آپ کے بعض نام لیواؤں نے آپ کی تعلیم کو کیا سے کیا بنا ڈالا۔ توحید کی جگہ تثلیث اور مسیحیت کی جگہ الوہیت نے لے لی۔ یقیناً یروشلم کے فرزندوں نے آپ کے ساتھ بڑا نامبارک سلوک کیا۔

ہجرت کے بعد کی زندگی

لیکن زندگی کا دوسرا دور جس کی آپ کو گلیل اور یروشلم میں بھی تڑپ رہتی تھی واقعی مبارک ثابت ہوئی۔ آپ جب بنی اسرائیل کے ان قبائل میں آئے تو صرف آپ کی ہتھیلیوں کا ہی نہیں بلکہ دل کا زخم بھی مندمل ہو گیا۔ قبولیت، عزت اور الٰہی زندگی کی مسرت آپ کے استقبال کو دوڑتی آئی۔ آپ نے

یعلمہ الکتاب والحکمۃ

کے ماتحت یہیں کتاب و حکمت کی تعلیم کے لئے درسگاہیں قائم کیں۔ یہیں قوم کو تورات و انجیل کے معارف سے آگاہ کیا گیا۔ ورنہ فلسطین کے راویوں نے جو باتیں ہم تک پہنچائی ہیں۔ وہ سب کو معلوم ہیں۔ تورات کے خلاف غیظ و غضب کا اظہار۔ کرامات کی چند باتیں اور اسیری کے کچھ حالات۔ اسی پر جناب مسیح کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

میں جب آپ کی شان میں خدا کا قول

یعلمہ الکتاب والحکمۃ

پڑھتا ہوں تو میرا ذہن فوراً ہند قدیم کی ایک مشہور عالم یونیورسٹی کی طرف چلا جاتا ہے۔

ٹیکسلا یونیورسٹی

آپ کے درد و بند کے بعد ہم آثار قدیمہ اور تاریخ کے گم گشتہ اوراق کی تلاش کر کے یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہند و پاک کی جو تاریخیں مرتب کی ہیں۔ ان میں روحانی مصلحوں کے کارناموں کا کوئی خاص ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ مہاراجہ کرشن چندرجی۔ رام چندرجی۔ مہاتما گوتم بدھ اور مہابیر ان میں سے کسی کو تاریخ ہند میں کوئی نمایاں جگہ نہیں دی گئی ہے۔ تاریخ ہند کا موضوع ہمیشہ راجوں اور مہاراجوں کی شخصیتیں رہی ہیں۔ یا ان کے جنگی کارنامے۔ اور آج کل جو تاریخ نویسی کا ترقی یافتہ طریق مروج ہو رہا ہے۔ اس میں بھی روحانی اور مذہبی اصلاحوں کی بجائے سیاسی۔ اقتصادی اور انتظامی امور ہی زیر بحث آتے ہیں۔ اس لئے اگر ٹیکسلا یونیورسٹی کے ضمن میں بھی صرف "کشان" راجوں ہی کا ذکر کرتا ہے تو ہمیں تعجب نہیں کرنا چاہیئے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جناب یسوع مسیح کے ذمہ کتاب و حکمت کی تعلیم کا جو فریضہ سپرد کیا تھا۔ اس سے بھی ہند و پاک ہی کی سرزمین میں عہدہ برآ ہوئے یروشلم میں تو آپ کی کرامات اور تعلیمات میں "سبت" اور "ہیکل" کی بے حرمتی سمجھی گئی۔ اور وہ طوفان مخالفت اٹھا۔ آپ اس پر قابو نہیں پا سکے۔ یہ زمانہ آپ کے دعوئے "مجددیت" و "مسیحیت" کا زمانہ تھا۔ متی کی انجیل پڑھیئے تو پندرھویں باب کی سترھویں آیت سے آپ کی شان تجدید نظر آنے لگتی ہے۔

فلسطینی زندگی کے دعاوی

رہ گئے فلسطینی زندگی کے چند دعاوی جیسے فرستادہ الٰہی ہونے کا دعوئے۔ دعوت حق۔ اور مخالفوں کے حق میں ہلاکت کی پیشگوئیاں۔ تو ان باتوں سے بھی جناب یسوع مسیح کی نبوت ثابت نہیں ہوتی۔

جن لوگوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ تحریریں پڑھی ہیں جو دعوئے نبوت سے قبل کی ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ آپ کی ان تحریروں میں بھی یہ سب باتیں موجود ہیں۔ آپ نے بھی دنیا کے سامنے ابتداء دعوئے مسیحیت ویسے ہی پرشوکت الفاظ میں پیش کیا جیسا دعوئے نبوت۔ آپ نے لوگوں کو دعوئے نبوت سے پہلے بھی اسی طرح اپنی بیعت کی طرف بلایا۔ جیسے دعوئے نبوت کے بعد۔

اس تنظر کے ہوتے ہوئے ہم اناجیل اربعہ کی بعض مدعیانہ اور تحدی آمیز عبارت دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ الفاظ جناب یسوع مسیح کی زبان سے دعویٰ نبوت کے بعد نکلے ہیں۔ جناب مسیح مامور من اللہ تھے دوسرے ماموروں کی طرح انہوں نے بھی "مقامات سلوک" آہستہ آہستہ طے کئے ہیں۔ اور مقام نبوت تک پہنچنے سے پہلے ان کو کئی ارتقائی مراحل سے گزرنا پڑا۔ فلسطینی زندگی میں آپ صرف مقام مجددیت سے واقف تھے۔ یا یہ جانتے تھے کہ میں عنقریب مقام مسیحیت پر فائز ہونے والا ہوں۔ اسی لئے آپ نے فلسطین میں کبھی اپنی زبان مبارک سے نبوت کا دعوئے نہیں کیا۔ اور جن لوگوں نے آپ پر نبی ہونے کا گمان کیا۔ ان کو آپ نے کوئی اہمیت نہیں دی۔ اناجیل میں آتا ہے کہ کئی مرتبہ لوگوں نے آپ کے معجزات و خوارق دیکھ کر کہا کہ یہ تو نبیوں جیسے کام کرتا ہے یا یہ تو نبی ہے۔ مگر آپ نے خود کبھی اپنے لئے یہ لفظ استعمال نہیں کیا۔

دورِ نبوت کی خصوصیت

جناب یسوع مسیح کی فلسطینی زندگی بڑی ہنگامہ خیز زندگی تھی اور ہم کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک غیر تشریعی نبی کی ہنگامہ خیز زندگی دعوئے نبوت سے قبل کی زندگی ہوتی ہے جب دورِ نبوت آتا ہے تو اس دور کی ہنگامہ خیزی کم ہو جاتی ہے۔ لوگ آہستہ آہستہ ان کی شخصیت تعلیمات اور دعاوی سے

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

صحبت کا اثر

عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال۔ انما مثل الجلیس الصالح والجلیس السوء کحامل المسک ونافخ الکیر فحامل المسک اما ان یحذیک واما ان تبتاع منہ۔ واما ان تجد منہ ریحاً طیبۃ ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابک واما ان تجد ریحاً خبیثۃ (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک ہمنشیں کی مثال خوشبو بردار آدمی کی طرح ہے۔ اور بُرا ہمنشیں بھٹی دھونکنے کی طرح ہوتا ہے۔ کستوری والے شخص یا تجھ کو کستوری ہدیۃً دے گا یا تو اس سے خرید لیگا اور کچھ نہ سہی تو عمدہ خوشبو اس سے سونگھ لیگا لیکن اسکے مقابل بھٹی دھونکنے والا یا تو تیرے کپڑوں کو جلا دے گا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔

تشریح: یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ صحبت اور ماحول کا اثر انسان پر نفسیاتی لحاظ سے گہرا ہوتا ہے۔ انسان کے گفتار۔ کردار اور ہر حرکت میں اس صحبت کا نمایاں اثر ہوتا ہے۔ انسان کے رجحانات۔ میلانات اور گھریلو زندگی میں سوسائٹی کے اثرات عملی رنگ دکھاتے ہیں۔ اس لئے کامیاب زندگی گزارنے کے لئے یہ امر انتہائی ضروری ہے کہ وہ ایسی سوسائٹی سے اجتناب کرے۔ جو اس کے اخلاق پر سفلی رنگ میں اثر انداز ہو۔ والدین کو یہ امر ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ اگر وہ اولاد کو خوشحال اور اپنے لئے ان کو قرۃ العین دیکھنا چاہتے ہیں تو ان کو بُری سوسائٹی سے محفوظ رکھنے کے لئے جملہ ذرائع ضرور اختیار کرنے چاہئیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اچھی اور بُری سوسائٹی کی مندرجہ بالا مثال میں ہماری کامل راہنمائی فرمائی ہے۔ اور یہ فرمان مبارک ایسی قندیل ہے جس کی روشنی تمام تاریکیوں اور پریشانیوں سے محفوظ رکھتی ہے۔

خاکسار: شیخ نور احمد منیر

متاثر ہونے لگتے ہیں۔

صوفیا کا محاورہ

اب پھر میں اپنے اصل موضوع کی طرف رجوع کرکے کہتا ہوں کہ "نئے عہدنامہ" کا ابن اللہ اور اسلامی تصوف کا اہل اللہ" دونوں ہم معنی الفاظ ہیں۔ اور اگر ہم اصطلاح ابن اللہ کی مسلمان صوفیا کے محاورہ الناس عیال اللہ یا الناس اطفال اللہ سے تشریح کریں تو مسئلہ بالکل صاف ہو جاتا ہے۔

نظریہ ہمہ وجودیت

پولوس رسول نے مسیحی کلیسیا کو تثلیث کا جو عقیدہ پیش کیا وہ باپ بیٹا اور روح القدس کے اس فارمولے پر مبنی تھا۔ ان کے پیش کردہ تثلیث کی بنیاد نظریہ ہمہ وجودیت پر معلوم ہوتی ہے۔ یہ ایک مجمل و مبہم سا عقیدہ تھا۔ اس کی نظیر دوسرے مذاہب میں بھی ملتی تھی۔ اسی لئے کلیسیا نے کبھی اس تثلیث کو موضوع بحث بنانے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ صدر اول میں جو مسائل "موضوع بحث" بنے وہ ختنہ، غیر یہودیوں میں تبلیغ اور فضل و شریعت کے مسائل تھے۔

لیکن جس طرح اس مدرسۂ فکر کے صوفیاء کا ایک طبقہ ہمیشہ عقیدے میں حلول اور شریعت میں مداہنت و اباحت کا قائل رہا ہے۔ پولوس نے بھی مسیحیت میں انہیں خیالات کو فروغ دیا جس کے بعد شریعت موسوی کے ساتھ جناب مسیح کی بعثت بھی لغو و بے معنی ہو جاتی ہے۔

ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ آگے چل کر عقیدۂ تثلیث کی تعریف میں جیسی موشگافیاں ہوئیں اور اس محاورہ کی بنیاد پر شرک کے جیسے ہولناک عقیدے کی اشاعت ہوئی۔ پولوس تثلیث کے ان نتائج سے واقف تھا یا نہیں۔ نئے عہدنامہ کے مطالعہ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کی طبیعت میں گہرائی کم اور سطحیت زیادہ پائی جاتی تھی۔ اس لئے قیاس یہ ہے کہ وہ ان نکتہ سنجیوں سے ناواقف تھا جو تین صدیوں کے بعد مسیحی کلیسیاؤں میں ظہور پذیر ہوئے۔ پھر ایک بات یہ بھی ہے کہ پولوس کے سامنے کوئی ایسی نظیر بھی نہیں تھی جب اس عقیدے کی بنیاد پر اس قسم کے مناظرہ و مباحثہ کی مجالس گرم ہوئی ہوں۔ یہ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ اس عقیدے کی نظیر تو دوسرے ادیان میں بھی پائی جاتی تھی مگر یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس عقیدے کی تعبیر میں مسیحی کلیسیاؤں کی طرح کہیں اور بھی موشگافیاں ہوئی ہوں۔

چوتھی صدی عیسوی

لیکن جب تحریک مسیحیت پر تین سو سال گزر گئے تو ہم روم۔ افریقہ اور ایشیا کے تمام کلیساؤں میں ایک نئی حرکت دیکھتے ہیں۔ ہر جگہ تثلیث کے "زاویۂ ابنیت" پر موشگافیاں ہو رہی ہیں۔ باپ۔ بیٹا اور روح القدس کا فارمولا جو پولوس رسول نے پیش کیا تھا اب اس پر فلسفیانہ نقطۂ نظر سے غور ہو رہا ہے۔ وہ جمود جو مسئلہ تثلیث پر تین سو سالوں سے طاری تھا ختم ہو گیا اور اب تمام کلیساؤں میں ایک تموج کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے بطریق قیسیس اور اسقف سبھی اب عقیدۂ تثلیث پر اس طرح غور کر رہے ہیں کہ

اگر خدا باپ اور مسیح اس کا
فرزند ہے تو اس فرزند ربانی
اور ذات ربانی کے درمیان کیا
تعلق پایا جاتا ہے؟

آج تک کسی مسیحی کلیسیا نے اس نقطہ نظر سے عقیدۂ تثلیث پر غور نہیں کیا تھا لیکن اب یہی بات موضوع بحث بن گئی۔

اسکندریہ

اس بحث کی ابتداء "اسکندریہ" سے ہوئی جہاں اس سے پہلے نوافلاطونی فلسفہ نے جنم لیا تھا اور دینی مسائل کو عقل و استدلال کے ذریعہ سمجھنے کے لئے سب سے موزوں جگہ تھی۔ ۳۱۳ء میں جب "اسکندریہ کے تخت" بطریقی کے لئے "اسکندر دسی" کا انتخاب ہوا اس وقت اس بحث نے ایک طوفانی ہوا کی شکل اختیار کر لی جس سے تمام کلیساؤں کی بنیادیں متزلزل ہو گئیں۔

ایریوس ہو حد

اس جگہ یہ معلوم ہونا چاہئے کہ مسیحیوں میں ابتداء سے ہی ایک فرقہ عقیدہ توحید پر قائم تھا جس کو "یونیٹیرین فرقہ" کہتے ہیں چوتھی صدی عیسوی میں اس فرقہ کے ایک زبردست عالم نے جس کا نام ایریوس (ARIUS) تھا اور جو اسی بطریق اسکندریہ کی طرف سے قیسس کے معزز عہدہ پر فائز تھا۔ مسیحیوں کو عقیدہ تثلیث پر نئے سرے سے غور و فکر کرنے کی دعوت دی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ دعوت اس وقت دی گئی۔ جب عقیدۂ تثلیث نے شرک جلی کی شکل اختیار کر لی تھی۔ پولوس نے تثلیث کا جو خاکہ پیش کیا تھا ممکن ہے کہ اس کی بنیاد تشبیہ و استعارہ پر ہو لیکن اب کلیساؤں کی طبیعت پر کثافت غالب آگئی تھی وہ ذیرکی یا لطافت جو اس فارمولے کو سمجھنے کے لئے درکار تھی عام مسیحی اس سے محروم ہو گئے تھے۔ اب عقیدہ میں یہ بات داخل ہو گئی تھی کہ جناب یسوع مسیح خدا کے ایسے ہی بیٹے ہیں جیسے یحیٰی زکریا کے بیٹے تھے۔ یعنی تشبیہ و استعارہ کا پردہ ہٹا کر اب خدا اور مسیح کو صحیح "باپ اور بیٹا" بنا دیا گیا۔ ان کے درمیان جسمانی رشتہ تسلیم کیا گیا جیسا دنیا میں باپ اور بیٹے کے درمیان ہوتا ہے۔

پولوس کا فارمولا روز اول سے ہی منجر الی الشرک تھا اور اسی لئے آج ہم اس کو مطعون کرنے میں حق بجانب ہیں مگر اب کلیسیا کے نعمت خانہ میں تثلیث کا یہ نوشتہ پڑا پڑا اتنا متعفن ہو گیا تھا کہ اب کوئی موحد یا حقیقت پسند انسان اس کی چہار دیواری میں بیٹھ نہیں سکتا تھا۔ اسے اس میں داخل ہوتے ہی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے غلاظت کی مٹھی اس کے منہ پر مار دی" ایریوس" ایک ایسا ہی حساس اور ذکی الفطرت انسان تھا اس نے مسیحی زعماء کو دعوت دی کہ وہ عقیدۂ تثلیث پر نظر ثانی کریں۔ اسے تورات۔ انجیل اور عقل و استدلال کی روشنی میں دیکھیں۔

(باقی)

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

یہ تو تھی شریعت کی بات۔ اب ذرا طریقت کی بات بھی سن لیجئے اگر آپ یہ مان گئے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوے مستقل نبوت کا نہیں بلکہ امتی نبوت کا ہے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ آپ یہ بھی مان گئے ہیں کہ جو شخص فنا فی الرسول ہو اس کو اللہ تعالےٰ چاہے تو امتی نبوت بخش سکتا ہے یعنی یہ درجہ بھی وہبی ہے کسبی نہیں، جس کے معنے یہی ہو سکتے ہیں کہ چونکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں اب قیامت تک آپ کی نبوت کے مقابلہ میں کوئی نیا یا پرانا مستقل نبی نہیں آ سکتا جو بھی نبی ہو گا وہ وہی ہو گا جس کو آپ کی نبوت کی چادر پہنائی جائے گی اور اس طرح آپ کی ہی نبوت قیامت تک قائم رہتی ہے اس طرح ایک ظلی یا امتی نبی کے صحابہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی صحابہ کہلا سکتے ہیں۔

ثلۃ من الاولین و
ثلۃ من الآخرین

کا یہی مفہوم ہے۔ اس طرح ہماری طریقت بھی شریعت کے ہی ماتحت ہے یہ بحث بڑی طویل ہے یہاں اس کے لئے گنجائش نہیں۔ سورہ جمعہ کی شروع کی آیات بھی اس پر روشنی ڈالتی ہیں۔

آخر میں ہم الاعتصام کے مدیر محترم سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ پاکستان کی حالت پر رحم کریں اور فروعی مسائل میں اختلافات کو جذباتی بنا کر ملک کے امن کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کریں۔

ہر کہ و مہ اپنے لڑکوں کے محمدؐ، عمرؓ، عثمانؓ جیسے پاک نام رکھ سکتا ہے تو کسی بزرگ کے ساتھیوں کو اس کے صحابی کہنے میں بھی نہ صرف کوئی حرج نہیں ہے بلکہ اصلاحی اخلاق کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ صحابہ کرامؓ کی ہمارے دل میں اس لئے عزت ہے کہ آپ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ تھے۔ ورنہ لفظ "صحابہ" بذات خود تو کوئی شان نہیں رکھتا اس لئے اگر اس لفظ کو کسی دوسرے بزرگ کے ساتھیوں کے ساتھ اس کے صحابہ کہا جائے تو صحابہ ام کی اس میں کسر شان نہیں ہوتی۔ بلکہ اس لحاظ سے ان کی تعریف ہوتی ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تربیت حاصل کر کے اس معمولی لفظ کو شاندار بنا دیا اور ان کے اسوۂ حسنہ کی تتبع کرنا ہمارے لئے باعث فخر ہے۔

تاریخ عصر میں مہاجر اور انصار کے الفاظ صحابہ کرامؓ کے لئے استعمال ہوتے ہیں مگر تقسیم ملک کے وقت بھارت سے پاکستان آنے والے تمام مسلمانوں کو مہاجر کا نام دیا گیا اور لوکل مسلمانوں کو انصار کہا گیا اس کا مطلب یہی تھا کہ یہ لوگ مہاجر اور انصار اس معنی میں ہیں جس معنی میں صحابہ کرام تھے جنہوں نے مکہ مکرمہ سے مدینہ میں ہجرت کی تھی یا جنہوں نے مہاجرین کی مدد کی تھی۔

الغرض الفاظ کے معنے ماحول کے مطابق لئے جاتے ہیں اور نہ یہ نام دینے سے ان مہاجرین اور انصار کی توہین مدنظر تھی۔ بلکہ ان الفاظ کے استعمال سے ان کی شان ظاہر ہوتی تھی کہ ان کے نام پر فخر کیا جاتا ہے۔

درخواست دعا

میرا بیٹا عزیزم سید تاثیر احمد مجتبیٰ لبدڈاکٹ سیکنڈری ایجوکیشن کے امتحان مڈل میں حیدرآباد ریجن میں دوم آیا ہے اور وظیفہ کا مستحق قرار دیا گیا ہے بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ عزیز کی آئندہ اعلیٰ کامیابیوں کے لئے دعا فرماویں۔

(والدہ سید تاثیر احمد بہاولپور)

نوٹ:۔ اس خوشی میں آپ نے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔

(مینیجر الفضل)

مکرم ماسٹر برکت علی صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

مکرم محمود احمد صاحب مغل پورہ - لاہور

میرے تایا جان مکرم ماسٹر برکت علی صاحب موضع تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے اور ایک زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ ۱۸۹۸ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کی عمر ابھی تین سال کی تھی کہ آپ کے والد چوہدری پیر محمد صاحب وفات پا گئے۔ اپنے والد کے اکیلے ہی فرزند تھے۔ آپ کی پرورش آپ کی والدہ نے کی۔ آپ پیدائشی احمدی تھے اور آپ کی والدہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ جب ۱۹۰۷ء میں تلونڈی جھنگلاں میں پرائمری سکول کھلا تو آپ بھی دیگر طلباء کے ساتھ اس میں داخل ہوئے۔ انجمن کی طرف سے منشی سکندر علی صاحب کو ہائی سکول قادیان سے فارغ کر کے اس سکول میں بھیجا گیا۔ گاؤں سے پانچویں جماعت پاس کرنے کے بعد آپ احمدیہ سکول قادیان میں داخل ہوئے۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس آپ کے کلاس فیلو تھے۔ کچھ عرصہ تعلیم پانے کے بعد آپ نے سکول چھوڑ دیا۔ اس کے بعد گاؤں میں ہی رہے۔ ۱۹۱۹ء میں آپ نے قادیان میں ٹریننگ کلاس میں داخلہ لیا۔ ٹریننگ سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے مختلف سکولوں میں بطور مدرس کام کیا۔ ۱۹۲۴ء سے ۱۹۳۱ء تک آپ اپنے گاؤں تلونڈی جھنگلاں میں تعینات رہے ۱۹۲۶ء میں آپ ٹیریٹوریل کمپنی میں بھی ایک ماہ کیلئے گئے۔ اور پھر چند سال جاتے رہے۔ آپ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ۔ ستکوہا۔ فواں پنڈ۔ گجر غازی۔ تمرائی ضلع گورداسپور میں بھی بطور مدرس تعینات رہے۔ تقسیم ملک کے بعد آپ چک نمبر ۸۰ نظام پورہ ضلع شیخوپورہ میں بطور مدرس کام کرتے رہے۔ ۱۹۵۳ء میں آپ کی والدہ ماجدہ وفات پاگئیں۔ آپ موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئیں۔ ایک دفعہ گورداسپور سے آتے ہوئے تایا جان کو سڑک پر موٹر کے ساتھ ٹکر لگنے کا حادثہ پیش آیا۔ آپ کو بہت چوٹیں آئیں مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت یاب ہوگئے۔ تقسیم ملک کے بعد آپ نے چک ۸۰ ضلع شیخوپورہ میں رہائش اختیار کی اور اسی چک میں زمین بھی الاٹ کرائی۔ چند سال بعد آپ سکونت تبدیل کر کے چک ۴۷/[illegible] لواں کوٹ ضلع شیخوپورہ میں آباد ہوگئے۔ آپ وفات تک اس گاؤں کی جماعت کے سیکرٹری مال تھے۔ آپ اس قدر کامیاب سیکرٹری مال تھے کہ امسال آپ کی مساعی کی وجہ سے اس جماعت کی چندہ کی وصولی سو فیصدی سے بھی زیادہ تھی۔ آپ پنجابی زبان کے شاعر بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ کی شان میں پنجابی نظموں کی کتاب بھی تیار کی تھی۔ آپ بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ رنگ گندمی اور سر پر ہمیشہ پگڑی باندھتے تھے۔ اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ اپنے علاقہ میں مقبول تھے۔ غرباء کی مالی امداد بہت کرتے تھے۔ مسافروں کی خدمت کرنے میں خاص کر کھانا کھلانے میں آپ دلی خوشی محسوس کرتے تھے خدمت خلق کا جذبہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

ایک اچھے مہمان نواز، ملنسار اور احمدیت کے مخلص کارکن تھے۔ امیر ہو یا غریب سب سے بات چیت میں عاجزی اور انکساری کو ملحوظ رکھتے۔ سلسلہ کے کاموں کے لئے جوش رکھتے تھے۔ اکثر مجھے کہا کرتے تھے کہ تلونڈی جھنگلاں کے لوگوں نے جو دینی اور دنیاوی ترقیات حاصل کی ہیں وہ صرف احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ تلونڈی جھنگلاں کے لوگ صرف احمدیت کی وجہ سے بیدار ہوئے ہیں سارے خاندان میں تعلیم عام ہوگئی۔

تایا جان احمدیت کے شیدائی تھے۔ اور دل و جان سے احمدیت کی تعلیم میں عمل پیرا تھے۔ باقاعدگی سے مسجد میں جاکر نماز باجماعت ادا کرتے۔ جماعت کے لئے مالی قربانی پیش کرنے میں آپ نے قابل تقلید نمونہ پیش کیا۔ تحریک جدید کے پہلے انیس سالہ دور کی پانچہزاری فوج کی کتاب میں آپ کا نام صفحہ ۲۶۸ پر درج ہے۔ آپ اپنی ذات کے علاوہ اپنے والد اور چچا مرحوم والدہ مرحومہ اپنے لڑکے اور اہلیہ کی طرف سے بھی باقاعدہ چندہ ادا کرتے رہے۔ اپنے لڑکوں کو وصیت کی کہ میری وفات کے بعد بھی میرے لئے تحریک جدید کا چندہ ادا کرتے رہیں اور جماعت کو نصیحت کی کہ اتفاق سے رہیے۔

حضرت امیر المومنین کی ذات کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے خاص تعلق تھا جب بھی ربوہ جاتے حضرت میاں صاحبؓ سے ضرور ملتے۔

آپ کو وفات سے بیشتر خوابیں آئیں کہ میری وفات کا وقت قریب ہے۔ عید الاضحیٰ کے موقعہ پر آپ کے لڑکے نذیر احمد صاحب ساجد چھٹی لے کر گاؤں آئے انہیں کہا کہ لکڑی منگوا کر تابوت بنا چھوڑیں ان دنوں آپ کی صحت بالکل ٹھیک تھی اور وفات کا وہم وگمان بھی نہ تھا۔ آپ بہت قلیل عرصہ بیمار رہے۔ ۵ جون ۱۹۶۴ء کو فجر کی نماز گاؤں کی مسجد میں جاکر ادا کی بعد میں طبیعت ناساز ہوگئی۔ جمعہ کی نماز کے لئے مسجد نہ جاسکے۔ ۶ رجون بروز ہفتہ کو پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ زعیم مجلس انصار اللہ۔ امام مسجد شاہ صاحب اور مستری فضل کریم صاحب احمدی کو بلایا اور کہا کہ میری موت کا وقت قریب ہے۔ میرے پاس کچھ چندہ ہے۔ مجھ سے لے کر ربوہ بھیج دیں۔ ان افراد نے بات ٹالنے کی کوشش کی۔ آپ نے سختی سے کہا کہ میں جو کہہ رہا ہوں صحیح کہہ رہا ہوں۔ ٹالنے کی کوشش نہ کریں۔ آخر ان دوستوں نے چندہ لے لیا۔ ۶ رجون کی شام کو آپ کی طبیعت زیادہ ناساز ہوگئی۔ دو تین دفعہ خون کی قے ہوئی۔ ۷ جون اور ۸ جون کو آپ بے ہوش رہے اور ۸ رجون ۱۹۶۴ء کو رات ۱۰ بجے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی وفات کا مقامی جماعت کو بہت صدمہ ہوا اور جماعت ایک مخلص کارکن سے محروم ہوگئی۔ وفات کے وقت آپ کے پاس آپ کے تین لڑکے نذیر احمد صاحب ساجد رسالپور۔ بشیر احمد اور خورشید احمد قمر اور دونوں لڑکیاں موجود تھیں۔ آپ کا چھوٹا لڑکا منیر احمد عابد ایم ایس سی پاس کرنے کے بعد سندھ یونیورسٹی میں لیکچرار ہے اور ان دنوں کولمبو پلان کا وظیفہ لے کر سنگاپور میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

آپ نے چار لڑکے۔ دو لڑکیاں۔ سات پوتے۔ دس پوتیاں۔ دو نواسے اور دو نواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ گاؤں کے احمدی احباب کے علاوہ بہت سے غیر احمدی احباب نے بھی آپ کا علیحدہ جنازہ پڑھا۔ چونکہ آپ موصی تھے اس لئے ۹ رجون کو آپ کے لڑکے نذیر احمد صاحب ساجد آپ کا جنازہ ربوہ لائے۔ گاؤں کے بہت سے احمدی احباب بھی ربوہ آئے عصر کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں مولانا جلال الدین صاحب شمس نے آپ کا جنازہ پڑھا۔ جنازہ کے بعد آپ کے جسد خاکی کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس بھی بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے اور دفن کرنے کے وقت وہاں رہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتوں کی بارش کا نزول فرمائے اور آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر چھیاسٹھ سال تھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ان کو اپنے باپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کو دینی اور دنیاوی کامیابیوں سے سرفراز فرمائے۔ ان کو ہر شر سے محفوظ رکھے اور ہر نیکی کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین یا رب العالمین۔

قرض ایک بہانہ ہے — مخلصین کے لئے لمحۂ فکریہ

ملتان کے ایک دوست جنہیں چندہ تحریک جدید ادا کرنے میں کچھ تاخیر لاحق ہوگئی تھی مبلغ ۱۰۰/- روپیہ بذریعہ ڈرافٹ بھجواتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"آپ کا آخری خط مجھے چند دن ہوئے ملا۔ پڑھا اور احساس ندامت میں ڈوب گیا۔ خیال کیا کہ گھر اور دیگر کاروبار قرض لے کر پورا کر ہی رہا ہوں کیا خدا سے جو وعدہ کیا ہے وہ ادا کرتے وقت قرض ایک بہانہ بن کر روک ہوجاتا ہے۔ بار بار میرے دل کی گہرائیوں میں پیدا ہوتا رہا۔ اور آخر یہی فیصلہ کیا اس وعدہ کو بھی خواہ قرض ہی لے کر پورا کردوں۔ پورا کردوں۔"

انسان اپنی دنیوی ضروریات کے لئے مجبوراً قرض لیتا ہی ہے لیکن دینی اغراض کے لئے قرض لینا دلی اخلاص پر دلالت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس بھائی کو جزائے خیر عطا فرمائے اور قرض کی پریشانیوں سے نجات بخش کر خوشگوار اور بابرکت مستقبل عطا فرمائے —— جملہ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

انسپکٹر انصار اللہ کا دورہ

اضلاع سکھر۔ خیرپور۔ نوابشاہ۔ بہاولپور اور رحیم یار خان کی مجالس انصار اللہ کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ مکرم ملک محمد بشیر صاحب انسپکٹر انصار اللہ مورخہ ... سے ان اضلاع کی مجالس کا دورہ شروع کر رہے ہیں۔ عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ ان سے پورا پورا تعاون فرماویں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے ملک ممتاز احمد صاحب اعوان ایم اے ساکن ہچکہ ضلع سرگودھا کو مورخہ ۲۶ جون بروز جمعہ ۱۴ سال کے بعد پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام شاہد محمود تجویز ہوا ہے۔ نومولود ملک محمد حسین صاحب [illegible] اعوان آف ہچکہ کا پوتا اور ملک مبارک احمد صاحب اعوان صدر جماعت احمدیہ ہچکہ کا نواسہ ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت اور عمر دراز بخشے۔ نیک، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(دائے شمشیر خاں جوئیہ ربوہ ضلع جھنگ)

امتحان کتب تربیتی نصاب و تیسرا پارہ باترجمہ

نصف اوّل۔ زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ستمبر ۱۹۶۴ء کے آخر میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام کتاب تربیتی نصاب اور تیسرا پارہ باترجمہ نصف اوّل کا امتحان ہوگا۔

"تربیتی نصاب" کتاب دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے حسب ضرورت منگوائی جاسکتی ہے۔ تمام لجنات ابھی سے اس امتحان کی تیاری شروع کرادیں۔ اور زیادہ سے زیادہ ممبرات کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔

نیز براہ مہربانی ہر لجنہ سے درخواست ہے کہ وہ اطلاع دیں کہ ہماری کتنی ممبرات امتحان میں شامل ہوں گی۔ تاکہ اس تعداد کے مطابق پرچے بھجوائے جاسکیں۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

چندہ سالانہ اجتماع

لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع نزدیک آرہا ہے۔ اور اس کے اخراجات شروع بھی ہوگئے ہیں۔ لیکن اب تک اس کے چندہ کی آمد نہ ہونے کے برابر ہوئی ہے۔ براہ مہربانی تمام لجنات اس چندہ کی طرف خاص توجہ دیں۔ اور جلد از جلد مقررہ شرح (۸ر سالانہ فی ممبر) کے مطابق ہر ممبر سے چندہ سالانہ اجتماع وصول کرکے بھجوائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ناصرات الاحمدیہ کا دوسرا امتحان

ناصرات الاحمدیہ کا دوسرا امتحان اس سال ماہ اگست کے آخر میں لیا جائے گا۔ جس کیلئے نصاب مندرجہ ذیل مقرر ہے۔

نماز باترجمہ مکمل، رکعات و اوقات نماز، چہل حدیث مکمل باترجمہ۔ قرآن پاک کا پہلے پارہ کا نصف اوّل باترجمہ۔ قرآن پاک کا ربع آخر زبانی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ (سوالات ہمارا آقا میں سے ہوں گے) اسلام کے بنیادی پانچ ارکان۔ سال بھر کے تشحیذ الاذہان میں شائع ہونے والے مضامین و دینی معلومات وغیرہ۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

انڈسٹریل سکول ربوہ تعطیلات میں کھلا رہے گا

انڈسٹریل سکول ربوہ موسم گرما کی تعطیلات میں کھلا رہے گا۔ تاکہ کالج کی بچیاں بھی فائدہ اٹھاسکیں اس لئے جن لڑکیوں نے داخلہ لینا ہو وہ ۸ و ۹ر جولائی تک اپنے نام درج کروادیں۔

نوٹ:۔ سکول کھلنے کا فیصلہ لڑکیوں کی تعداد پر منحصر ہے اس لئے جلد سے جلد داخل ہونا چاہیئے۔

(ہیڈ مسٹرس انڈسٹریل سکول ربوہ)

گھسیٹ پور میں خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لائل پور کے زیر اہتمام مورخہ ۱۱ و ۱۲ جولائی بروز ہفتہ اتوار ۶۹ ر ب گھسیٹ پور میں حلقہ گھسیٹ پور کی تربیتی کلاس کا انعقاد ہو رہا ہے جو ۱۱ر جولائی کو ۴½ بجے شام سے شروع ہوکر ۱۲ر جولائی کو ۴½ بجے شام تک جاری رہے گی۔

۶۰ ر ب، ۶۱ ر ب، ۶۷ ر ب، ۶۹ ر ب کے خدام سے خصوصاً اور دیگر احباب سے عموماً التماس ہے کہ وہ اس کلاس میں شمولیت فرماکر اس کی روحانی اور دینی ماحول سے مستفید ہوں۔

(ملک عبدالماجد معتمد ضلع لائل پور)

انجنیئرنگ سکول رسول میں داخل ہونے والے طلباء

جو طلباء گورنمنٹ سکول آف انجنیئرنگ رسول میں اس سال داخلہ لینا چاہتے ہیں اور سکول اور رہائشی ہوسٹل کے متعلق مکمل معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے نام اور تعلیم وغیرہ سے مکرم محمد افضل صاحب معرفت مکرم لطیف احمد صاحب دفتر الفضل ربوہ کو اطلاع دیں۔ سکول کھل جانے پر ان کا پتہ مندرجہ ذیل ہوگا:۔

محمد افضل رنل نمبر ۳۲۴ گورنمنٹ سکول آف انجنیئرنگ رسول

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی حیدرآباد میں آمد

مورخہ ۱۵ر جون بروز پیر صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد میں تشریف لائے۔ ۵ بجے شام مکرم جناب ڈاکٹر عبدالسلام صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حیدرآباد نے صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں دعوت عصرانہ دی۔ جس میں غیر از جماعت معززین کو بھی مدعو کیا گیا۔

اس موقعہ پر مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ نے صاحبزادہ صاحب محترم کا حاضرین سے تعارف کرایا۔ اس کے بعد صاحبزادہ صاحب نے خطاب فرمایا۔ اور مختصر طور پر عقائد احمدیہ پر روشنی ڈالی۔

۷½ بجے شام بعد نماز مغرب احمدیہ حال حیدرآباد میں مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کے زیر اہتمام جماعت کا جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ جس میں محترم صاحبزادہ صاحب نے تقریر فرمائی۔ اور احباب کو ذکر و فکر کے ماتحت زندگی گذارنے کی تلقین فرمائی۔ اور بتایا کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی حکومت تبھی قائم ہوسکتی ہے۔ کہ اوّل ہم اپنے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی حکومت قائم کریں۔

اس اجتماع میں خدام۔ اطفال اور انصار کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ آخر میں آپ نے حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی۔ (نامہ نگار)

احمدی نوجوان فائدہ اٹھائیں

۱۔ داخلہ گورنمنٹ انجنیئرنگ سکول رسول:۔

سہ سالہ ڈپلومہ کورس سول ٹکنالوجی۔ دو سالہ سرٹیفکیٹ کورس سول ڈرافٹس مین۔ درخواستیں ۶۴/۷/۳۱ تک بنام پرنسپل۔ فارم داخلہ و پراسپکٹس مینیجر گورنمنٹ بک ڈپو لاہور سے نقد قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیج کر۔ شرط۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن ریاضی۔ ڈرائنگ و سائنس۔ (پ۔ ٹ ۶۴/۷/۲)

۲۔ امتحان سینٹرل سپیریر سروسز:۔

سینٹرل پبلک سروس کمیشن کے زیر انتظام آئندہ اجتماعی امتحان مقابلہ سینٹرل سپیریر سروسز ۶۴/۱۰/۱۲ کو ہوگا۔ مجوزہ فارم میں درخواستیں ۶۴/۸/۵ تک لازم (پ۔ ٹ ۶۴/۷/۲)

۳۔ داؤد فاؤنڈیشن اوورسیز سکالرشپس ۶۵-۱۹۶۴ء

برائے پوسٹ گریجوایٹ تعلیم بگانٹس میڈیسن و ٹکنالوجی۔ مالیت وظیفہ ۔/۱۰۰۰ روپے برائے یوکے امریکہ ۔/۶۰۰ روپیہ برائے یو ایس اے و کینیڈا۔ انٹرویو کراچی۔ ڈھاکہ۔ لاہور۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں بشمول مارکس شیٹ ۶۴/۷/۱۵ تک بنام سیکرٹری داؤد فاؤنڈیشن انشورنس ہاؤس ۲/۲ فرسٹ فلور۔ جیب سکویر۔ بندر روڈ کراچی۔ (پ۔ ٹ ۶۴/۷/۲)

۴۔ داؤد فاؤنڈیشن ان لینڈ سکالرشپس ۶۵-۱۹۶۴ء:۔

برائے ڈگری و ڈپلومہ کورسز سائنس میڈیسن و ٹکنالوجی۔

شرط۔ فرسٹ ڈویژن۔ درخواستیں ۶۴/۸/۱۵ تک بشمول مارکس شیٹ بنام سیکرٹری داؤد فاؤنڈیشن انشورنس ہاؤس ۲/۲ فلور ۱ جیب سکویر۔ بندر روڈ کراچی (پ۔ ٹ ۶۴/۷/۲)

۵۔ امتحان سینٹرل سپیریر سروسز ۱۹۶۴ء:۔

مشترکہ امتحان مقابلہ ۶۴/۱۰/۱۲ کو کراچی لاہور۔ ڈھاکہ و بشرط ضرورت لنڈن میں زیر انتظام سینٹرل پبلک سروس کمیشن۔ سروسز۔ (۱) سول سروس آف پاکستان۔ (۲) پولیس سروس آف پاکستان (۳) فائننس و ریونیو سروسز آف پاکستان۔

(ا) دی پاکستان آڈٹ و اکاؤنٹس سروس۔ (ب) دی پاکستان ریلوے اکاؤنٹس سروس

(ج) " " " ملٹری " (د) " " ٹیکسیشن "

(ہ) " " کسٹمز اینڈ ایکسائز سروس (کلاس ون)

(۴) دیگر سینٹرل سپیریر سروسز۔

(ا) دی پاکستان پوسٹل سروس (کلاس ون)۔ (ب) دی پاکستان ملٹری لینڈز اینڈ کینٹونمنٹس سروس (ج) دی سیکشن آفیسرس گریڈ۔ (د) دی پاکستان پوسٹل سپرنٹنڈنٹس سروس (کلاس ٹو) (ہ) دی اسسٹنٹ انکم ٹیکس آفیسرس (کلاس ٹو)

قواعد و فارم درخواست وغیرہ بذریعہ ۱۳ پیسے کی ٹکٹ والا واپسی لفافہ بھیج کر دفتر سینٹرل پبلک سروس کمیشن کراچی۔ لاہور (۱۰۹ کالج روڈ) اور سب ڈپٹی کمشنروں کے دفاتر سے درخواستیں مجوزہ فارم میں ۶۴/۸/۵ تک بنام سیکرٹری سینٹرل پبلک سروس کمیشن بلاک نمبر ۱-۵ سینٹرل سکرٹریٹ کراچی۔ بیرون ملک سے درخواستیں ۶۴/۸/۱۵ تک۔ (پ۔ ٹ ۶۴/۷/۶)

۶۔ داخلہ ٹیکنیکل کالج راولپنڈی:۔

گیارہویں۔ بارہویں۔ ایف ایس سی (نان میڈیکل) میں داخلے کے لئے ابھی چند سیٹیں خالی ہیں۔

خواہشمند امیدواران میٹرک کی سندات لیکر پرنسپل ٹیکنیکل کالج اصغر مال راولپنڈی سے ملیں (پ۔ ٹ ۶۴/۷/۶)

(ناظر تعلیم)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

الجزائر ۔ ر جولائی ۔ الجزائر کے صدر احمد بن بیلا نے الزام لگایا ہے کہ الجزائر کی بغاوت میں فرانس کا ہاتھ ہے اور فرانس کے سرمایہ دار باغیوں کو مالی امداد دے رہے ہیں انھوں نے الجزائر کی آزادی کی دوسری سالگرہ کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ فرانس الجزائر میں انقلاب کے مخالفین کو اس لئے امداد دیتا ہے کہ اسے دوبارہ الجزائر میں دوبارہ قدم جمانے کا موقع مل جائے انھوں نے خبردار کیا کہ فرانس کی مداخلت برداشت نہیں کی جائے گی اور حکومت الجزائر فرانس کا اثر ورسوخ ختم کرنے کے لئے صحرائے اعظم میں فرانسیسی تیل کمپنیوں کے بارے میں معاہدہ پر نظر ثانی کرے گا۔

صدر بن بیلا نے بتایا کہ حکومت کو باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ تیل کمپنیوں کے فرانسیسی مالکان نے باغیوں کے لیڈر آیت احمد اور کرنل شعبانی کو کروڑوں ڈالر امداد دی ہے انھوں نے باغیوں کو خبردار کیا کہ انھیں ملک میں گڑبڑ پھیلانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی اور حکومت نے انھیں کچل دینے کا فیصلہ کرلیا ہے فرانس انہیں جو امداد دے رہا ہے وہ انھیں عوام کے انتقام سے نہیں بچاسکتی قاتلوں کو کبھی معاف نہیں کیا جاسکتا جو قتل کریں گے انہیں تختہ دار پر لٹکا دیا جائے گا۔

• کابل ، ر جولائی ۔ روس کے نائب وزیر اعظم اول مسٹر میکویان دو دن کے دورہ پر رنگون سے کابل پہنچ گئے

• نئی دہلی ، ر جولائی ۔ سوتنترا پارٹی ہندی کو بھارت کی سرکاری زبان بنانے کے خلاف عنقریب ایجی ٹیشن شروع کر دے گی یہ فیصلہ پارٹی کے کارکنوں کے اجلاس میں کیا گیا ہے ہندی کو سرکاری زبان بنانے کے لئے کانگرسی حکومت آئین میں ترمیم کا بل پیش کر رہی ہے

مبصرین کا کہنا ہے کہ سوتنترا پارٹی کا ایجی ٹیشن صرف صوبائی نوعیت کا نہیں ہوگا بلکہ یہ پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔

• **پیرس** ۔ فرانس کے وزیر اعظم موسیو جارج پومپیدو کا ستارہ عروج پر ہے پیرس کے سیاسی حلقوں نے توقع ظاہر کی ہے کہ اگر جنرل ڈیگال سیاست سے کنارہ کش ہوگئے تو موسیو پومپیڈو ان کی جگہ فرانس کے صدر منتخب ہو جائیں گے ۔ خود صدر ڈیگال بھی کہہ چکے ہیں کہ ان کے بعد فرانس کی صدارت کے لئے بہترین اور موزوں ترین شخص موسیو پومپیڈو ہی ہوں گے ،

• **قاہرہ** ، ر جولائی ۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے اخبار "الاہرام" نے دی ہے کہ غیر جانبدار ملکوں کے سربراہوں کی دوسری کانفرنس اکتوبر میں شروع ہوگی جس میں لاطینی امریکہ کے سات ممالک کانفرنس کے ارکان کی حیثیت سے شرکت کریں گے جن ملکوں نے کانفرنس میں شرکت کا منظور کرلیا ہے ان میں ارجنٹائن ، چلی ، برازیل ، وینزویلا ، میکسیکو اور یوراگوئے شامل ہیں ۔ یورپ سے سوئٹزرلینڈ سویڈن آسٹریا ۔ اور فن لینڈ کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے لیکن انھوں نے سفارتی ذرائع سے کانفرنس میں شرکت کرنے سے معذوری ظاہر کی ہے غیر جانب دار ملکوں کی پہلی کانفرنس ۱۹۶۱ء میں بلغراد میں منعقد ہوئی تھی ۔

• **نیویارک** ، ر جولائی ۔ امریکہ کے ایک مطالعاتی گروپ نے مغربی یورپ کے اعداد وشمار کا جائزہ لیتے ہوئے بتایا ہے ۱۹۷۵ء تک یورپ میں معیار زندگی امریکہ کے برابر ہوجائے گا ۔ گروپ نے اٹھارہ ملکوں کے اقتصادی حالات کا گہرا مطالعہ کیا ہے ۔

اس جائزہ میں پیش گوئی کی گئی ہے کہ ۱۹۷۵ء تک مغربی یورپ کی آبادی ۳۴ کروڑ ۲۰ لاکھ ہوجائے گی ۔

• کوالالمپور ۔ برطانیہ کی ہوائی بردار جہاز ملائیشیا کے ساحل کے ساحل کے قریب گشت کر رہی ہے حکومت برطانیہ نے یہ آبدوز انڈونیشیا کے درمیان کشیدگی بڑھ جانے کی وجہ سے بھیجی ہے

• **تہران** ، ر جولائی ۔ امریکہ نے افغانستان کو ہرات سے اسلام قلعہ تک سڑک بنانے کے لئے ۸۰ لاکھ ڈالر قرض دیا ہے یہ سڑک ۱۲۴ کلومیٹر لمبی ہوگی اور اس سے ایران براہ راست افغانستان سے مل جائے گا توقع ہے کہ آئندہ ۹ ماہ میں اس سڑک کی تعمیر شروع ہوجائے گی ۔

• **بمبئی** ، ر جولائی ۔ گوا کے دارالحکومت پنجیم کے ایک دفتر میں کھلبلی مچ گئی ۔ دفتر کے انچارج افسر نے پولیس کو ٹیلیفون کیا کہ کسی نے دفتر میں ٹائم بم رکھ دیا ہے اور اس کی ٹک ٹک صاف سنائی دے رہی ہے اس اطلاع پر پولیس نے دفتر کو گھیرے میں لے لیا اور ہزاروں افراد دفتر کے گرد جمع ہوگئے کافی دیر انتظار کے بعد جب بم نہ پھٹا تو دفتر کی تلاشی شروع ہوگئی تحقیقات پر معلوم ہوا کہ ٹک ٹک کی آواز ایک بجلی کے پنکھے سے آرہی تھی جو بہت پرانا ہوچکا تھا ۔

• **نیویارک** ، ر جولائی ۔ زنجبار میں پھر روس اور چین نے اثر ونفوذ بڑھانے کی کوشش شروع کر دی ہیں ۔ ٹانگانیکا اور زنجبار کے الحاق سے مغربی ملکوں میں جو یہ تاثر پیدا ہوا تھا کہ زنجبار میں کمیونسٹوں کا اثر ونفوذ کم ہوجائے گا غلط ثابت ہوا ۔ گزشتہ ایک ہفتہ سے زنجبار سے جو اطلاعات موصول ہوری ہیں ان کے مطابق زنجبار میں اب پہلے کے مقابلہ میں کمیونسٹوں کا اثر ونفوذ بڑھ گیا ہے

بتایا گیا ہے کہ روس نے زنجبار میں ایک خفیہ تربیتی کیمپ قائم کرلیا ہے جہاں چھ سو افراد کو تربیت دی جارہی ہے انھیں روس نے طیارہ شکن توپیں اور دوسری قسم کے جدید اسلحہ فراہم کر دیئے ہیں چین بھی اس دوڑ میں کسی سے پیچھے نہیں اس نے بھی زنجبار میں اپنے حامیوں کو اسلحہ فراہم کر دیا ہے اس نے جزیرہ میں یہ اسلحہ خفیہ طور سے زرعی مشینوں کے ساتھ بھیج دیا تھا

• **رنگون** ر جولائی ۔ جنوبی برما میں ہیضہ کی وبا پھیل گئی ہے گزشتہ دو دن میں ہیضہ سے پانچ افراد ہلاک ہوگئے اور ۵۶ مریضوں کو ہسپتالوں میں داخل کیا گیا ہے !

اعلان نکاح

مکرم ومحترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ۴ر جولائی ۱۹۶۴ء کو بوقت نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں عزیزم مرزا غلام احمد صاحب چغتائی (مقیم لندن) ابن مرزا غلام محمد صاحب چغتائی احمد نگر ضلع جھنگ کا نکاح ہمراہ عزیزہ نسرین صاحبہ بنت شیخ صالح محمد صاحب بلیک برن انگلینڈ بعوض یک صد پونڈ برٹش کرنسی حق مہر اعلان فرمایا ۔ احباب کرام وبزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین اور سلسلہ احمدیہ کے لئے موجب برکت ورحمت بنائے ۔ آمین ۔

(نور احمد عابد [illegible])

اعانت الفضل

مکرم چوہدری سعید احمد صاحب اقبال منزل قلعہ گوجر سنگھ لاہور پر ایک مقدمہ بن گیا تھا جو چھ سال تک چلتا رہا اب اللہ تعالیٰ نے انھیں اس مقدمہ سے باعزت بری کر دیا ہے انھوں نے اس خوشی میں ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ۔ نیز وہ ان احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ان کی باعزت بریت کے لیے دعا کی ۔

(مینجر الفضل ربوہ)

۲ ۔ خاکسار کی لڑکی حمیدہ خاتون عرف روبی مورخہ ۱۶ر جون کو اچانک فوت ہوگئی ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ اس نے اپنے پیچھے ۶ بچے چھوڑے ہیں جن میں سے ایک لڑکی کی عمر ایک سال کی ہے احباب جماعت وبزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کی اولاد کا حامی وناصر ہو ۔ (محمد سادر خان ۔ رہمن ڑیہ کمیلہ)

نوٹ :۔ مرحومہ کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے مکرم سادر خان صاحب نے ایک مستحق کے نام نصف سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے (مینجر)

صدر ایوب غیر جانبدار بلاک قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے

پاکستان، ایران اور ترکی میں آزادی کا نیا احساس پیدا ہو گیا ہے

لندن ۸ جولائی۔ برطانیہ نے پاکستان ایران اور ترکی کے درمیان "غیر فوجی سمجھوتہ" کا خیر مقدم کیا جا رہا ہے اور خیال ظاہر کیا ہے کہ اس سے متعلقہ ممالک کو فائدہ پہنچے گا۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کل دعویٰ کیا کہ سنٹو کے حالیہ اجلاس میں اس بارے میں تبادلہ خیال ہوا تھا۔ ادھر مشرق وسطے میں بی بی سی کے نمائندہ کا کہنا ہے کہ صدر ایوب اور صدر گرسل کشمیر، بھارت کو ملنے والی مغربی ملکوں کی امداد اور قبرص کے سوال پر مغربی ملکوں سے مایوس ہو چکے ہیں ان کی طرف سے یہ اقدام جسے ایران کی مکمل حمایت حاصل ہے۔ امریکہ۔ برطانیہ اور دیگر مغربی طاقتوں کو چونکا دینے کے مترادف ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ اقدام ان ملکوں کی غیر جانبداری کی پالیسی کا پیش خیمہ ثابت ہو

نیز یہ اشارہ بی بی سی نے اس سمجھوتہ پر اپنے تبصرہ میں کہا ہے کہ صدر ایوب طوفانی دورہ کرتے ہوئے لندن پہنچے ہیں اور اپنے اس سفر میں انہوں نے پاکستان۔ ترکی اور ایران کے عوام کو آزادی کا نیا احساس دلایا ہے ان کے اس دورہ کا ایک نتیجہ یہ ہوا ہے کہ تین ممالک نے برطانیہ اور امریکہ کو نظر انداز کر کے باہمی تعاون کا نیا راستہ اختیار کیا ہے اہم بات دفاع کی ہے جس میں امریکہ اور برطانیہ ان ممالک کی مدد کرتے ہیں اور اگرچہ نئے سمجھوتہ میں دفاع کو نہیں چھیڑا گیا لیکن یہ ممکن ہے کہ اس کی حدود سنٹو جیسی ہو جائیں۔

اردن میں نئی حکومت کا قیام

عمان ۸ جولائی۔ اردن میں مسٹر شریف حسین کی حکومت مستعفی ہو گئی ہے اور ان کی جگہ سابق وزیراعظم مسٹر بہجت طلہونی نے نئی حکومت بنائی ہے مسٹر شریف حسین نے جو شاہ کے چچا ہیں کل اپنا استعفیٰ شاہ حسین کو پیش کر دیا تھا جسے شاہ نے منظور کر لیا ہے اس کے بعد شاہ نے سابق وزیراعظم مسٹر بہجت طلہونی کو وزارت بنانے کی دعوت دی آج نئی کابینہ نے حلف اٹھا لیا ہے نئے وزیراعظم مسٹر طلہونی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ وہ عربوں کے مفاد کے لئے کام کریں گے۔

صدر ایوب کی جانب سے شاستری کو ملنے کی خواہش

دہلی ۸ جولائی۔ صدر ایوب نے وزیراعظم بھارت مسٹر لال بہادر شاستری کو ایک خط لکھا ہے جس میں ان سے حتی الامکان جلد ملاقات کی خواہش ظاہر کی گئی ہے صدر ایوب نے اس امر پر دکھ کا اظہار کیا ہے کہ مسٹر شاستری اپنی علالت کی وجہ سے لندن کانفرنس میں شرکت نہیں کر سکے۔

پاکستان کے سفیر مقیم دہلی مسٹر ارشد حسین نے صدر ایوب کا خط بھارتی دفتر خارجہ کے حوالے کر دیا ہے۔ بھارت کے سیاسی حلقوں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ مسٹر شاستری نے صدر ایوب کو دہلی آنے کی دعوت دی ہے۔

دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس آج شروع ہو گی

جنوبی روہڈیشیا کے مسئلہ پر کالے اور گورے ملکوں کے گروپ بن جائیں گے

لندن ۸ جولائی۔ آج یہاں دولت مشترکہ وزرائے اعظم کی کانفرنس شروع ہو گی۔ رکن ملکوں کی حکومتوں کے سربراہ لندن پہنچ گئے ہیں خیال ہے کہ اس مرتبہ کانفرنس میں اقتصادی مسائل کی بجائے سیاسی مسائل پر زیادہ توجہ دی جائے گی سب سے زیادہ غور جنوبی روہڈیشیا کے مسئلہ پر کیا جائے گا۔ گھانا کے صدر ڈاکٹر نکرومہ اس امر پر زور دیں گے کہ جنوبی روہڈیشیا کو آزادی دینے سے قبل وہاں کی حکومت مقامی باشندوں کے سپرد کر دی جائے جن کی آبادی سفید فام آباد کاروں سے بہت زیادہ ہے

موثق ذرائع کی اطلاع کے مطابق وزیراعظم برطانیہ سر الیک ہیوم مہمان وزرائے اعظم کی توجہ اقتصادی مسائل کی طرف مبذول کرانے کی کوشش کریں گے۔ لیکن افریقی ممالک ان کی اس کوشش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

بھارت کو کشمیر سے ہمیشہ کے لئے دستکش ہو جانا چاہئے

حکومت کشمیر پر سالانہ دو ارب روپیہ خرچ کر رہی ہے (دیا بھائی پٹیل)

نئی دہلی ۸۔ جولائی۔ راجیہ سبھا میں سوتنترا پارٹی گروپ کے قائد مسٹر دیا بھائی پٹیل نے گزشتہ روز بمبئی میں کہا کہ بھارت کو کشمیر ہمیشہ کے لئے چھوڑ دینا چاہئے مسٹر دیا بھائی پٹیل جو حال ہی میں دس رکنی پارلیمانی وفد کے ہمراہ جنوب مشرقی ایشیا کا دورہ کرنے کے بعد واپس آئے ہیں پارٹی کے دفتر میں اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

مسٹر پٹیل نے کہا کہ "مسئلہ کشمیر اسی طریقہ سے ہمیشہ کے لئے حل کیا جا سکتا تھا جو حیدر آباد اور جونا گڑھ کے سلسلہ میں اختیار کیا گیا تھا" مسٹر دیا بھائی پٹیل نے جو آنجہانی سردار پٹیل کے صاحبزادے ہیں دعوے کیا کہ ان کے باپ نے آنجہانی پنڈت نہرو سے یہ درخواست کی تھی کہ وہ انہیں کشمیر کا معاملہ طے کر لینے دیں۔ آپ نے کہا کہ اس مسئلہ کو چونکہ ایک طویل عرصہ تک معلق رہنے دیا گیا ہے اس لئے اب بہتر یہی ہے کہ اس سے کنارہ کشی اختیار کر لی جائے۔ مسٹر پٹیل نے کہا بھارت کشمیر پر دو ارب روپیہ سالانہ خرچ کر رہا ہے اگر یہی رقم دوسرے علاقوں کی ترقی پر صرف کی جاتی تو ہم اس وقت تک وسیع ترقی حاصل کر لیتے۔

امیر فیصل پاکستان آئیں گے

کراچی ۸۔ جولائی — معلوم ہوا ہے کہ سعودی عرب کے ولی عہد سلطنت امیر فیصل نے پاکستان آنے کے لئے صدر ایوب کی دعوت منظور کر لی ہے ابھی ان کے پاکستان آنے کی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔ صدر ایوب نے یہ دعوت ایک ذاتی خط میں دی تھی جسے پاکستانی سفیر مسٹر عبد الفتح میمن نے تئیس جون کو امیر فیصل کی خدمت میں پیش کیا۔

یاد رہے اردن کے شاہ حسین بھی اس سال کے آخر تک پاکستان آ رہے ہیں۔

دریائے جہلم میں سیلاب

جھنگ کے متعدد دیہات زیر آب آ گئے

جھنگ ۸۔ جولائی۔ دریائے جہلم میں سیلاب آنے کی وجہ سے تحصیل جھنگ کے متعدد دیہات زیر آب آ گئے ہیں اور تیس میل کے علاقہ میں فصلوں اور مکانات کو نقصان پہنچا ہے۔ دریا کا پانی کناروں سے باہر نکلا ہے اور مزید توابع دیہات کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے۔ دریں اثناء ضلعی حکام نے سیلاب سے متاثرہ علاقہ کی امداد کے لئے تمام احتیاطی تدابیر مکمل کر لی ہیں۔

موصولہ اطلاعات کے مطابق تحصیل جھنگ میں کوٹ شاہ سے آگے تیس میل کا علاقہ مکمل طور پر زیر آب آ گیا ہے۔ یہاں پانی کی گہرائی تین فٹ اور چھ فٹ کے درمیان ہے جس سے اس علاقہ میں ٹریفک بالکل معطل ہو گئی ہے فصلوں کو کافی نقصان پہنچا ہے اور کئی مکانات گر گئے ہیں دریں اثناء حویلی حاجی محمود کے علاقہ کے دیہات جن میں بوٹیا۔ الھیانہ۔ ساگھڑ۔ سیال، چھیانہ۔ اور ماچی وال قابل ذکر ہیں۔

پاکستانی تاجروں سے چینی وزیر تجارت کی ملاقات

پیکنگ ۸۔ جولائی — بیرونی تجارت کے چینی وزیر مسٹر یہ چی چانگ نے کل یہاں پاکستانی تاجروں کے ایک وفد سے جو مسٹر صدیق داؤد کی قیادت میں چین کا دورہ کر رہا ہے۔ بات چیت کی اس موقعہ پر بیرونی تجارت کے معاون وزیر اور نائب وزیر کے علاوہ پاکستان میں چینی سفارت خانے کے کمرشل کونسلر اور پاکستانی سفیر جنرل رضا بھی موجود تھے۔

عراق شام کی مدد کرے گا

دمشق ۸۔ جولائی — عراق کے صدر عبد السلام عارف نے شام کو یقین دلایا ہے کہ وہ اسرائیل کے خلاف شام کی مدد کریں گے۔ آپ نے گزشتہ روز بغداد کے قریب فوجی کیمپوں کا معائنہ کرتے ہوئے اعلان کیا کہ انہوں نے شام کی حکمران بعث پارٹی سے اپنے اختلافات ختم کر دئے ہیں۔ صدر عارف نے اسرائیل اور شام کے درمیان سرحد پر فائرنگ کے واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے اسے اسرائیل کی جارحانہ کارروائی قرار دیا۔

صدر عارف نے یقین دلایا کہ مصیبت کے وقت ہم شام کے عوام اور فوج کی مدد کریں گے اسرائیل کے خلاف جنگ اور فلسطین کی آزادی کی جدوجہد میں عراق شام کے ساتھ ہے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

افسوسناک وفات

میری نوجوان بچی شمیم اختر چار چھوٹے بچے چھوڑ کر بحرین میں ۲۹ جون ۶۴ء کو فوت ہو گئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سب سے چھوٹے بچے کی عمر صرف چار ماہ ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ اس کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں اور نیز دعا فرمائیں کہ اللہ پاک ہی توفیق دے گا اس کے بچوں کی صحیح تربیت اور پرورش کر سکیں۔ اور ہمیں اور اس کے خاوند عزیزم مسعود احمد کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت دے۔ آمین۔

خاکسار محمد اسلم (کیپٹن) دار الصدر غربی۔ ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴